قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 2 ۔اپریل 2020ء 8 شعبان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 80

ارشادِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَ لَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۱۹۵﴾

(آل عمران:195)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کر دے جو تُو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کردیا تھا (یعنی میثاق النبیّن)۔ اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کرنا۔ یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

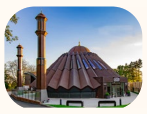

فرمان خلیفہ وقت

آفات میں دعاؤں کی طرف توجہ دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’یہ جو اتنی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں، ان کی وجہ یہ ہے کہ یہ نظریہ قائم ہو گیا ہے، یہ تعلیم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے کفّارہ کی وجہ سے اُن کے گناہوں کی بازپرس نہیں ہوگی، پوچھا نہیں جائے گا۔ فرمایا ’’اسی وجہ سے ایسے جرائم کے ارتکاب میں یورپ سب سے بڑھا ہوا ہے۔‘‘ اس میں سارے مغربی ممالک شامل ہیں اور دوسرے ممالک بھی جہاں چھوٹ ہے، اب تو ہر جگہ یہ پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ فرمایا ’’پھر ایسے لوگوں کی مجاورت کے اثر سے‘‘ یعنی اُن کی ہمسائیگی سے، اُن کے ساتھ بیٹھنے اُٹھنے سے ’’عموماً ہر ایک قوم میں بے قیدی اور آزادی بڑھ گئی ہے۔‘‘ اب صرف یہ یورپ کے ساتھ نہیں رہا، بلکہ جہاں بھی یہ پھیل رہے ہیں، جا رہے ہیں، یا آجکل ٹیلی ویژن اور دوسرے ذرائع سے آزادی پہنچ رہی ہے، وہاں بھی ہر قسم کی قید سے آزاد ہو رہے ہیں اور بے حیائی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ فرمایا ’’اگرچہ لوگ بیماریوں سے ہلاک ہو جائیں اور اگرچہ وبا اُن کو کھا جائے مگر کسی کو خیال بھی نہیں آتا کہ یہ تمام عذاب شامتِ اعمال سے ہے۔‘‘ بہت سارے عذاب جو آ رہے ہیں، طوفان ہے، زلزلے ہیں، یہ لوگوں کی شامتِ اعمال ہے، کوئی سوچتا نہیں۔ ’’اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی تو ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت ٹھنڈی ہو گئی ہے اور اُس ذوالجلال کی عظمت دلوں پر سے گھٹ گئی ہے۔‘‘

پس آجکل بھی جو آفات آتی ہیں یہ بھی ایک لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں بھی دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور جو نہ ماننے والے ہیں اُن کو بھی سوچنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 22مارچ2013ء)

اس شمارہ میں

● زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے
● ایک تحقیق اور چار ایمان افروز واقعات
● وبائی امراض اور تحریرات مسیح موعودؑ
● جماعت احمدیہ امریکہ اور کرونا وائرس
● جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی کتابی میلہ F.I.L.O میں شرکت

فرمانِ رسول ﷺ

وبا سے حفاظت کی دعا

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی، تو وہ زندگی بھر اس وبا سے محفوظ رہے گا۔

(سنن الترمذي، کتاب الدعوات عن رسول الله، ما يقول إذا رأى مبتلى)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

خدا سے ڈرنا اور دعا کرنا

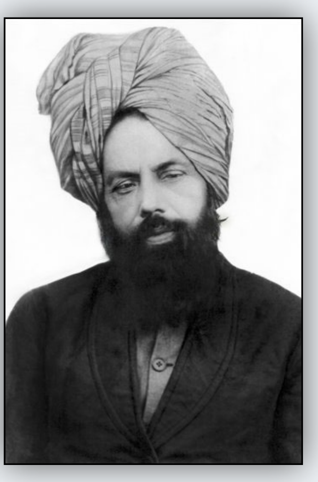

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

• ’’اللہ کا رحم ہے اُس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرے۔ جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا اُسے مصیبت کے وقت میں نہیں بھلاتا۔ اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعاؤں میں مصروف رہتا ہے، صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے۔ اپنے اعمال کو سنوار کر بجالاتا ہے۔ یہی ہیں جو سعادت کے نشان ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 539)

• ’’کامل عابد وہی ہو سکتا ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے، لیکن اس آیت میں اور بھی صراحت ہے۔ یعنی ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم لوگ رب کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ ا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عابد کی پرواہ کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 221)

• ’’دعا اور اُس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاپر ابتلاآتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آ جاتے ہیں کہ کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت، ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اُسی قدر روح میں گداز ش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بےقراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہیں چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 708)

دربارِ خلافت

روبخدا ہونے کی طرف توجہ کی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ آپ علیہ السلام اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ ’’دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔‘‘ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور موقع پر فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ ہم بار بار اپنی جماعت کو اس پر قائم ہونے کے لیے کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لیے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ثبات میسر نہیں آسکتا۔‘‘ یعنی فطری جوش ہے جو بندے اور خدا کے تعلق کو قائم کرتا ہے اور اُس کو مضبوط کرتا ہے۔ پس اس فطری جوش اور مکمل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ یہ فطری جوش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے پیدا ہو گا۔

پھر آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔ ’’دعاؤں میں جو رُو بخدا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان میں خارق عادت اثر ہوتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دعاؤں میں قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دعاؤں کے لیے بھی ایک وقت‘‘ (ہوتا ہے) ’’جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے۔ اس وقت میں خصوصیت ہے وہ دوسرے اوقات میں نہیں۔ اسی طرح پر دعا کے لیے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے‘‘ ہر کام میں صبح کے وقت تازہ دم ہو کر جو کام انسان کرتا ہے اُس کے نتائج بہترین ہوتے ہیں۔ آجکل کے ان لوگوں کی طرح نہیں جو ساری رات یا رات دیر تک یا تو انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں یا ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں یا اور دنیاوی کاموں میں ملوث رہتے ہیں۔ اُن کی رات کو نیند پوری نہیں ہوتی۔ صبح اُٹھتے ہیں تو ادھ پچدّی نیند کے ساتھ، اُس میں نماز کیا ادا ہو گی؟ اور ان کے دوسرے کاموں میں کیا برکت پڑے گی۔ ہر شخص چاہے دنیا دار بھی ہو اپنے بہترین کام کے لئے تازہ دم ہو کر کام کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ پوری توجہ سے کام ہو۔ اُس کام کے بہترین نتائج ظاہر ہوں۔ پس آپ نے فرمایاکہ اس طرح تمہیں یہ بھی تلاش کرنا چاہئے کہ تمہارے دعاؤں کے بہترین اوقات کیا ہیں؟ وہ کیفیت کب پیدا ہوتی ہے جب دعا قبول ہوتی ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 15مارچ 2013ء)

صحیح دعا کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام مکتوب میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

’’دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طورپر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں ۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی نماز میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعاکرو۔

اے رب العالمین! تیرے احسانوں کامیں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پراحسان ہیں ۔ میرے گناہ بخش تامیں ہلاک نہ ہو جاؤں ۔ میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے ۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وار د ہو ۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچاکہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد پنجم نمبر 4 صفحہ 5)

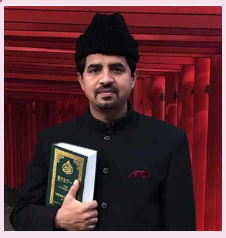

ٹل جائے گی تقدیر سے آفاتِ کرونا

ٹل جائے گی تقدیر سے آفاتِ کرونا
بدلیں گے دعاؤں سے ہی حالاتِ کرونا

رحمت سے خداوند کی مایوس نہ ہونا
وا اس کا ہے در آؤ مناجات کرونا

بےچین ، فکرمند ، پریشان ہو گر تم
سجدوں میں بیاں سارے یہ حالات کرونا

ویران ہے معبد تو کلیسا بھی ہے خالی
دکھلائے گا کیا کیا یہ کرشمات کرونا

مجبور ہیں لاچار ہیں سب مشرق ومغرب
چہروں سے ہویدا ہیں علاماتِ کرونا

ہر شخص حجابوں میں نقابوں میں ہے ملبوس
دیکھی ہیں عجب ہم نے کراماتِ کرونا

ہر شہر قرنطینہ و سُنسان پڑا ہے
ہر ملک میں نازل ہے یہ سوغاتِ کرونا

آئے گی بہار ایسے کہ پھر پھول کھلیں گے
ہلکان نہ رو رو کے یُوں دن رات کرونا

مشکل ہو پہاڑوں سی تو ٹل جائے دعا سے
اخلاص سے کچھ صدقہ و خیرات کرونا

غفلت کو کرو دُور کرو راضی خدا کو
الفت کی محبت کی شروعات کرونا

انیس احمد ندیم

قدسیہ محمود سردار

”زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے“

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ایک جامع اور عظیم الشان دعا کچھ اس طرح ہے۔

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں سے جن سے کہ کوئی نیک و بد بڑھ نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ کے عمدہ ناموں سے جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا۔اس چیز کے شر سے جو پیدا کی اور بنائی اور پھیلائی اس چیز کے شر جوآسمانوں سے اُترتی ہے اور اس چیز کے شر سے جواس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پھیلائی اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلی۔اور دن رات کے فتنوں کے شر سے اورورات کے حوادث چلنے کے شر سے ۔مگروہ چلنے والا جو نیکی کے ساتھ چلے ۔ اے بے اسباب مہیا کرنے والے۔

اللہ کی شان سب سے بلند ہے

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں سب بادشاہت اسی کو حاصل ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

انسان کتنا بے بس،لاچار اور مجبور ہے۔اس کے نظارے وبائی مرض”کرونا وائرس“کے دنیا بھر کو اپنی لپیٹ میں لینے کے بعد جگہ جگہ نظر آرہے ہیں۔اس وبائی مرض کی ابتداء چین سے ہوئی اور دیکھتے دیکھتے یہ خوفناک وائرس اب تک 162 ممالک میں پھیل چکا ہے اور ہرروز اس میں اضافہ ہوتا جا رہاہے۔اس کے سامنے تمام سائنسی ترقی ڈھیر ہوچکی ہے۔ملکوں ملکوں موت کا خوف منڈلا رہاہے۔لوگ گھروں میں محصور ہوکر رہ گئے ہیں۔سڑکیں بازار،ہر طرح کے سیاحتی مقام ویرانی کے منظر پیش کررہے ہیں۔تمام ممالک ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہورہے ہیں۔زمینی وفضائی نقل وحمل کے راستے منقطع ہورہے ہیں۔ڈر اور خوف کا یہ عالم ہے کہ بڑے بڑے حکمران اپنے محلوں میں مقید ہورہے ہیں۔ایک سپر پاور کے حکمران اس کرونا وائرس کی ویکسین کے لئے دوسرے ملک کی دواساز کمپنی کی منتیں کررہے ہیں۔شہروں،ملکوں کو لاک ڈاؤن کرنے کا نظارہ دیکھنے والے ہرطبقہ فکر کے افراد یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ یہ ”ہوکیا رہاہے“

کچھ نے اسے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دے دیا ہے۔کچھ کے نزدیک یہ خداتعالیٰ کو بھولے ہوئے انسانوں کے لئے ایک سبق ہے۔کچھ کے نزدیک یہ گمراہ ہوئے انسانوں کے ساتھ خداتعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

اس سارے منظر نامہ میں خداتعالیٰ کی قدرت پوری شان سے نظر آتی ہے۔خداتعالیٰ جو الرحمٰن،الرحیم بھی ہے۔ السلام بھی ہے۔ المومن، العزیز،الجبار،القہار،السمیع،البصیر،الحکم، الحفیظ،القوی،الوکیل،الحق الحیی،القیوم،اور القادر اور العفو بھی ہے ۔ اور یہ صفات الٰہیہ ہمیں ان ابتلاء اور دکھ کی گھڑیوں میں غوروفکر کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔

ان تکلیف دہ حالات میں دنیا کی بے ثباتی اور بے بسی قدم قدم پر نظر آرہی ہے۔سورہ العنکبوت آیت 65 میں خداتعالیٰ فرماتا ہے۔

اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے کاش کہ وہ جانتے۔

ہم خداتعالیٰ کے فضل سے بہت خوش قسمت ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کانشان نظام خلافت ہمارے سروں پر دست مہربان کی صورت میں موجود ہے۔اس نعمت عظمیٰ کی بدولت خداتعالیٰ ہمارے ہر خوف کو امن میں بدل دیتا ہے۔”زندگی کی مشکل راہوں میں ہمارے لئے صرف اور صرف یہی عافیت کا حصار اور مقدس سائبان ہے اس خدائی نظام کی برکات حاصل کرنے کی بنیادی شرط تقویٰ اور کامل اطاعت و فرماں برداری ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بارہ میں فرماتے ہیں:

”پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبے کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبے کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لیے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لیے ایک ڈھال ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 23تا30مئی 2020ء)

6مارچ 2020ء کے خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کرونا وائرس سے بچاؤ کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

1.حکومتوں اور محکموں کی طرف سے احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا چاہیے

2.بعض ہومیوپیتھک دوائیاں حفظ ماتقدم اور ممکنہ علاج کے طور پر بتائی گئی تھیں ان کو استعمال کرنا چاہیے۔

3.اس بارہ میں یہ بھی ضروری ہے کہ مجمع سے بچیں۔

4. مسجد میں آنے والوں کو احتیاط کرنی چاہیے اگر ہلکا سا بخار ہے جسم ٹوٹ رہا ہے یا چھینکے نزلہ وغیرہ ہے تو مسجد میں نہیں آنا چاہیے۔

5. چھینک لیتے وقت منہ پر ہاتھ یا رومال رکھیں۔

6. ہاتھ اور چہرہ صاف رکھیں۔

7.اگر ہاتھ گندے ہیں تو چہرے پر نہ لگائیں

8.ہاتھوں پر sanitizer لگا کر رکھیں یا دھوتے رہیں۔

9.اگروضو صحیح طرح کیا جائے تو ظاہری صفائی بھی ہو جاتی ہے اور جو انسان وضو کرے گا اور نماز بھی پڑھے گا تو یہ روحانی صفائی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔

10.جرابیں روزانہ تبدیل کرنی اور دھونی چاہئیں۔

جسم کی صفائی اور فضا کی صفائی بھی بہت ضروری ہے اس توجہ دینی چاہیے

11.اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اس بہانے سے مسجد میں آنا چھوڑ دیں اپنی دیکھ کر اپنے دل سے فتویٰ لینا چاہیے اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو جانتا ہے اور اس لیے اگر کوئی بیماری ہے تو ڈاکٹروں سے تسلی کروالیں کہ یہ کس قسم کی بیماری ہے؟

12.مصافحوں سے آجکل پرہیز کرنا ہی بہتر ہے۔

13.اگر یہ بیماری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ظاہر ہو رہی ہے اور اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف قسم کی وبائیں،امراض،زلزلے طوفان حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں کی تقدیر کے بداثرات سےبچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف اور اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دنیا کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے۔اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ بجائے دنیا داری میں زیادہ پڑنے کے اور خداتعالیٰ کو بھولنے کےاپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے ہوں۔ آمین

صفائی کی طرف خاص توجہ دیں

ان حالات میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ صفائی کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اس میں جسم کی صفائی گھر کی صفائی کپڑوں کی صفائی اور پورے ماحول کی صفائی شامل ہے سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے یقیناً اللہ کا سب سے توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے۔ (البقرۃ:223)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

(صحیح مسلم،کتاب الطہارۃ)

حضرت مسیح موعودؑ ہمیں اخلاق فاضلہ اور ظاہری و باطنی طہارت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”تجربہ کے رو سے یہ مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور اپنی بدروؤں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اوراپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بدبو اورعفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں آرام پر یوں ہی بول مطہرین کے وعدہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں پس گویا وہ اس طرح پر یحب المتطھّرین ج کے وعدہ سے فائدہ اٹھالیتے ہیں لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پرواہ نہیں رکھتے آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں اور خطرناک بیماریاں ان کو آپکڑتی ہیں اگر قرآن کو غور سے پڑھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا رحم نے یہی کہا ہے کہ انسان باطنی پاکیزگی اختیار کرکے سب سے نجات پا وے پاکیزگی اختیار کرکے دنیا کے جہنم سے بچا رہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور باء کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے“

(ایام الصلح ،روحانی خزائن جلد14صفحہ 337)

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان حالات میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین فرمائی ہے اس کے لیے ہمیں سب سے پہلے اپنی عبادات کے معیار کا جائزہ لینا ہوگا اس میں اہم یہ کہ ہم اپنی اور اپنے اہل وعیال کی نمازوں کا جائزہ لیں کہ وہ پوری ہیں اگر کہیں کمزوری ہے تو فوراً اس کو دور کریں پنجگانہ نماز آفات سماوی اور وبائی

امراض اور دیگر بچنے کے لئے بچنے کی ڈھال ہے نماز کو ترک کرکے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا نادانی اور مذاق ہے۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں مسلسل نماز پنجگانہ اور دعاؤں کی طرف توجہ دلارہے ہیں۔آپ نے جماعت کو درود شریف، استغفار، آیت الکرسی، تینوں قل، سورۃ المومنون کی ابتدائی چار آیات، سورۃ فاتحہ، حضرت آدم علیہ السلام کی دعا،حضرت مسیح موعودؑ کی الہامی دعا(جس کو آپ نے اسم اعظم قرار دیا۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي) بار بار پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہےدیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے... لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگےاور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اورتمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہوجائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کروگے لگ اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہوجاؤ گے۔''

(رسالہ الوصیت،روحانی خزائن جلد20 صفحہ 8،9)

پاکستان کچھ دیر پہلے تک کرونا وائرس کی بہت بڑی تباہی سے محفوظ تھا مگر اب ادھر بھی اس وائرس کی موجودگی کے نمبرز بڑھتے جا رہے ہیںاور تا دم تحریر یہ تعداد 1650 تک پہنچ چکی ہے۔ کل میری بیٹی مجھ سے کہنے لگی کہ چین نے تو بڑے منظم طریقے سے اور تحمل سے اس وبا پر قابو پالیا ہے۔باقی ترقی یافتہ ممالک بھی اپنے اچھے وسائل کی مدد سے اس سے نمٹنے کی پوری کوششیں کر رہے ہیں۔ پاکستان والوں کے پاس تو وسائل بھی نہیں ہیں!

''ہمارے ساتھ تو ہمارا اللہ ہے''

میں نے یہ سن کر کہا پھر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ اسی میں ہی عافیت اور اسی میں ہی بقا ہے۔

'' بلاشبہ یہ وقت اللہ سے توبہ اور استغفار کا ہے'' گوکہ یہ قیامت تو نہیں لیکن سمجھنے والوں کے لئے اس میں نشانیاں ضرور ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔اللہ کرے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہم پاک اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اسی کے در پر جھکے رہیں۔ اپنی عبادات، نیکی وتقوی، دعاؤں اور استغفاراور صدقات کی طرف خاص توجہ دیں۔ اللہ کرے کہ پوری دنیا کے احمدیوں کی دعائیں عرش تک پہنچ جائیں ۔اللہ تعالیٰ پوری دنیا پر رحم فرمائے اور پوری دنیا کو اس ابتلا و آزمائش سے جلد نجات عطا فرمائے آمین۔

مولاناعطاءالمجیب راشد۔لندن

فرشتہ صفت چہرہ سچائی کا مظہر ہوتا ہے

ایک تحقیق اور چار ایمان افروز واقعات

ایک تحقیق کے حوالہ سے مختلف اخبارات میں ایک مختصر رپورٹ شائع ہوئی ہے جن میں سے ایک درج ذیل ہے:

''چہرے کے تاثرات انسان کے اندر کی حقیقت عیاں کرتے ہیں اور سائنس دان بھی اب اس سے متفق ہیں ۔ ریسرچرز نے انسانی چہرے کے پانچ مسلز کا تجزیہ کیا جس میں لوگوں کے مختلف ردّ عمل اور غم وغیرہ کو بھی جانچا گیا ۔ جھوٹ بولنے والوں کے چہرے کے تاثرات دوسروں سے مختلف تھے۔ ماہرین نفسیات نے مختلف ملکوں کے ٹیلی وژن پر آنے والے52 افراد کے چہروں کی حرکات کا باریک بینی سے تجزیہ کیا جن میں برطانیہ کے لوگ بھی شامل تھے ۔ یہ افراد لاپتہ لوگوں کی واپسی کی اپیل کر رہے تھے ان میں سے نصف جھوٹ بول رہے تھے جن کو بعد میں قتل کے جرم میں سزائیں ہوئیں۔ریسرچرز کا کہنا ہے کہ ان میں 26جھوٹے اور26 سچے لوگ تھے اوریہ آسٹریلیا،کینیڈا ، امریکہ ،برطانیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ تمام جھوٹے افراد کو ان کے جسمانی (بشمول ڈی این اے شواہد) پر سزائیں ہوئیں۔ اس ریسرچ سے یہ ثابت ہوا کہ فرشتہ صفت چہرہ سچائی کا مظہر ہوتا ہے۔ جھوٹے اپنے چہرے کے تاثرات کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔'' (روزنامہ جنگ، لندن ، مارچ 2012)

اس تحقیق کالب لباب ، مرکزی نکتہ اور ماحصل یہ فقرہ ہے:

''فرشتہ صفت چہرہ سچائی کا مظہر ہوتا ہے۔''

یہ رپورٹ پڑھ کر مجھے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت زندگی کے چار واقعات یاد آگئے جو آپؑ کی مقدس سیرت کے تابندہ گواہ بھی ہیں اور جن سے اس تحقیق کی تائید بھی ہوتی ہے ۔ یہ واقعات احباب جماعت کے از دیادایمان کے لئے،درج ذیل تحریرکرتا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دوسرے پڑھنے والوں کو بھی بصیرت اور فہم عطاء فرمائے۔ آمین

واقعہ نمبر1

جناب ابو سعید عرب اوّل اوّل ایک بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ حضرت اقدسؑ کی کتاب '' آئینہ کمالات اسلام'' نے انہیں سلسلہ کی طرف متوجہ کیا اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی محبت کا تخم آپ کے دل میں جمادیا۔ ان کی حضرت اقدسؑ سے ایک گفتگو کا ذکر ملفوظات جلد نمبر 4 میں کچھ یوں ملتاہے۔

''عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو میں نے آپؑ کی تصویر کو پیش کیا۔ وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا۔ آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر میں نے اور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں ۔ مگر ان کی نسبت اس نے کوئی مدح کاکلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھ کر کہتا رہاکہ یہ شخص ہر گز جھوٹ بولنے والا نہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ579۔580)

واقعہ نمبر2

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ بیان کرتے ہیں :

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ کسی مقدمے کے واسطے میں ڈلہوزی پہاڑ پر جارہا تھا راستہ میں بارش آگئی۔میں اور میرا ساتھی یکہ سے اُتر آئے اور ایک پہاڑی آدمی کے مکان کی طرف گئے جو راستہ کے پاس تھا۔ میرے ساتھی نے آگے بڑھ کر مالکِ مکان سے اندر آنے کی اجازت چاہی مگر اس نے روکا اس پر ان کی باہم تکرار ہوگئی اور مالک مکان تیز ہوگیا اور گالیاں دینے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں یہ تکرار سن کر آگے بڑھا ۔ جونہی میری اور مالک مکان کی آنکھیں ملیں تو پیشتر اس کے کہ میں کچھ بولوں اس نے اپنا سر نیچے ڈال لیا اور کہا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ میری ایک جوان لڑکی ہے۔ اس لئے میں اجنبی آدمی کو گھر میں نہیں گھسنے دیتا مگر آپ بے شک اندر آجائیں۔ حضرت صاحبؑ فرماتے تھے کہ وہ ایک اجنبی آدمی تھا۔ نہ میں اسے جانتا تھا اور نہ وہ مجھے جانتا تھا۔'' (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ6)

واقعہ نمبر3

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ اپنی تقاریر کے مجموعہ ''سیرت طیبہ'' میں تحریر فرماتے ہیں :

''غالباً1915ء۔1916ء کی بات ہے کہ قادیان میں آل انڈیا ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر ایچ۔اے والٹر تشریف لائے ۔ ان کے ساتھ لاہور کے ایف سی کالج کے وائس پرنسپل مسٹر لوکاس بھی تھے۔ مسٹر والٹر ایک کٹر مسیحی تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک کتاب لکھ کر شائع کرنا چاہتے تھے۔ جب وہ قادیان آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی(ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) سے ملے اور تحریک احمدیت کے متعلق بہت سے سوالات کرتے رہے اور دوران گفتگو کچھ بحث کاسا رنگ بھی پیدا ہوگیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے قادیان کے مختلف ادارہ جات کا معائنہ کیا اور بالآخر مسٹر والٹر نے خواہش ظاہر کی کہ میں بانئ سلسلہ احمدیہ کے کسی پُرانے صحبت یافتہ عقیدت مند کو دیکھنا چاہتا ہوں ۔ چنانچہ قادیان کی مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم اور فدائی صحابی منشی محمد اروڑا صاحب سے ان کی ملاقات کرائی گئی۔ اس وقت منشی صاحب مرحوم نماز کے انتظار میں مسجد میں تشریف رکھتے تھے ۔ رسمی تعارف کےبعد مسٹر والٹر نے منشی صاحب موصوف سے دریافت کیا کہ : '' آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور آپ نے ان کو کس دلیل سے مانا اور ان کی کس بات نے آپ پر زیادہ اثر کیا؟''منشی صاحب نے جواب میں بڑی سادگی سے فرمایا:'' میں حضرت مرزا صاحب کو ان کے دعویٰ سے پہلے کا جانتا ہوں میں نے ایسا پاک اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا۔ ان کا نور اور ان کی مقناطیسی شخصیت ہی میرےلئے ان کی سب سے بڑی دلیل تھی۔ ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے۔''

یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کی یاد میں بے چین ہو کر اس طرح رونے لگے کہ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی جدائی میں بلک بلک کر روتا ہے۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ یہ نظارہ دیکھ کر ان کا رنگ سفید پڑ گیاتھا اور وہ محوِ حیرت ہوکر منشی صاحب موصوف کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے اور ان کے دل میں منشی صاحب کی اس سادہ سی بات کا اتنا اثر تھا کہ بعد میں انہوں نے اپنی کتاب 'احمدیہ موومنٹ 'میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا اور لکھا کہ :. ''مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ کہہ سکتے ہیں مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں پر ایسا گہرا اثر پیدا کیا ہے اسے ہم دھوکے باز ہر گز نہیں کہہ سکتے ۔''

(''احمدیہ موومنٹ'' مصنفہ مسٹر ایچ۔اے والٹر)

(سیرت طیبہ صفحہ128۔129)

واقعہ نمبر4

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہؓ کی روایت سے ایک اور ایمان افراز واقعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ نے اپنی کتاب ''سیرت طیبہ''میں صفحہ131،130پر ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے :

باقی صفحہ 7 پر

ابن قدسی

تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وبائی امراض

بیماریاں اور بلائیں نازل ہونے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’بہت سے لوگ اس امر سے غافل ہیں کہ انسان پر جو بلائیں آتی ہیں وہ بلاوجہ یونہی آ جاتی ہیں یا ان کے نزول کو انسان کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ایسا خیال بالکل غلط ہے ۔یہ خوب یاد رکھو کہ ہر بلا جو اس زندگی میں آتی ہے یا جو مرنے کے بعد آئے گی جس کا ہمیں یقین ہے ۔اس کی اصل جڑ گناہ ہی ہے ۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 116)

مزید فرمایا کہ

’’اسی واسطے اللہ کریم نے مسلمانوں کو غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ والی دعا سکھائی ہے کہ جو لوگ اسی دنیا کے کیڑے ہوتے ہیں اوراسی دنیا کی خاطر رسولوں اور نبیوں کا انکار کر دیتے ہیں اور پھر اسی دنیا میں ہی ان پر عذاب نازل ہوتا ہے ان میں شامل ہونے سے بچا ۔یہ بڑے خطرے کا مقام ہے۔ دیکھو اب تو مرنے کے لئے نئے نئے سامان پیدا ہوگئے ہیں بہت سے ایسی بیماریاں نکل آئی ہیں جو بالکل نئی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ نمبر 347)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ(البقرة :196)

اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں)ہلاکت میں نہ ڈالو۔

ظاہری زندگی کے قیام کے لیے قرآن نے جوبنیادی اصول بیان فرمائے ہیں ان کو فراموش کر دینا بھی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے ۔امراض کے پھیلنے کے ظاہری اسباب کے پیچھے روحانی اسباب ہیں۔اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے پہلو تہی کی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں انسان مشکلات کا شکار ہوتا ہے۔شریعت اسلامی میں مذکور تعلیمات کا نہ ماننے سے انسانیت کو نقصان ہی ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’شریعت اسلام نے جو نہایت درجے پر ان صفائیوں کا تقیّد کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر: 6)یعنی ہر ایک پلیدی سے جُدا رہ ۔یہ احکام اِسی لئے ہیں کہ تا انسان حفظانِ صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے۔

عیسائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے کہ قرآن کہتا ہے کہ تم غسل کر کے اپنے بدنوں کو پاک رکھو اور مسواک کرو ،خلال کرو اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ۔ اور بدبوؤں سے دُور رہو اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ۔

اِس کا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اُس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا اور وہ لوگ نہ صرف رُوحانی پہلو کے رُو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رُو سے بھی اُن کی صحت نہایت خطرہ میں تھی۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا اُن پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظانِ صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔ یہاں تک کہ یہ بھی فرما دیا کہ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا(الاعراف:32)یعنی بے شک کھاؤ پیئو مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیّت کی مت کرو۔ افسوس پادری اِس بات کو نہیں جانتے کہ جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر رُوحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجہ پر ہے تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے اُن میں سے مُردار کی بُو آئے گی۔ آخر دانت خراب ہو جائیں گے اور اُن کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا۔ خود غور کر کے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جُز پھنسا رہ جاتا ہے اور اُسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا تو ایک رات بھی اگر رہ جائے تو سخت بدبو اُس میں پیدا ہو جاتی ہے اور ایسی بد بُو آتی ہے جیسا کہ چُوہا مرا ہوا ہوتا ہے۔ پس یہ کیسی نادانی ہے کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے اور یہ تعلیم دی جائے کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پرواہ نہ رکھو نہ خلال کرو اور نہ مسواک کرو اور نہ کبھی غسل کر کے بدن پر سے میل اتارو اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے۔ ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اُس کے بد نتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں تو اُس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمّے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لاسکتے اور یاچند روز دکھ اٹھا کر دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں بلکہ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کرسکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترکِ قواعدِ حفظان صحت سے اوروں کے لئے وبالِ جان ہو جاتے ہیں اور آخر ان ناپاکیوں کا ذخیرہ جس کو ہم اپنے ہاتھ سے اکٹھا کرتے ہیں وبا کی صورت میں مشتعل ہو کر تمام ملک کو کھاتا ہے۔ اور اس تمام مصیبت کا موجب ہم ہی ہوتے ہیں کیونکہ ہم ظاہری پاکی کے اصولوں کی رعایت نہیں رکھتے۔

پس دیکھو کہ قرآنی اصولوں کو چھوڑ کر اور فرقانی وصایا کو ترک کر کے کیا کچھ بلائیں انسانوں پر وارد ہوتی ہیں اور ایسے بے احتیاط لوگ جو نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے اور عفونتوں کو اپنے گھروں اور کوچوں اور کپڑوں اور منہ سے دور نہیں کرتے اُن کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے نوعِ انسان کے لئے کیسے خطرناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں اور کیسی یک دفعہ وبائیں پھوٹتی اور موتیں پیدا ہوتیں ہیں اور شور قیامت برپا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ لوگ مرض کی دہشت سے اپنے گھروں اور مال اور املاک اور تمام اس جائیداد سے جو جانکاہی سے اکٹھی کی تھی دست بردار ہو کر دوسرے ملکوں کی طرف دوڑتے ہیں اور مائیں بچوں سے اور بچے ماؤں سے جدا کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ مصیبت جہنم کی آگ سے کچھ کم ہے؟ ڈاکٹروں سے پوچھواور طبیبوں سے دریافت کرو کہ کیا ایسی لا پروائی جو جسمانی طہارت کی نسبت عمل میں لائی جائے وبا کے لئے عین موزوں اور مؤید ہے یا نہیں؟ پس قرآن نے کیا بُرا کیا کہ پہلے جسموں اور گھروں اور کپڑوں کی صفائی پر زور دے کر انسانوں کو اس جہنم سے بچانا چاہا جو اسی دنیا میں یکدفعہ فالج کی طرح گِرتا اور عدم تک پہنچاتا ہے۔ پھر دوسرے جہنم سے محفوظ رہنے کے لئے وہ صراطِ مستقیم بتلایا جو انسانی فطرت کے تقاضا کے عین موافق اور قانونِ قدرت کے عین مطابق ہے اور ہمیں نجات کی وہ راہ بتلائی جس میں کسی بناوٹی منصوبہ کی بدبُو نہیں آتی۔‘‘

(ایام الصلح،روحانی خزائن جلد نمبر 14صفحہ نمبر 332تا 334)

’’سو اوّل درجہ کی ناپاکی جو انسان کو وحشیانہ حالت میں ڈالتی ہے جسمانی ناپاکی ہے اور اِسی سے خطرناک امراض اور مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ سو ضرور تھا کہ خدا کی کامل کتاب اپنی تعلیم کا ابتدا اسی سے کرتی سو خدا نے ایسا ہی کیا۔ اوّل جسمانی ناپاکیوں اور دوسری وحشیانہ حالتوں سے چھُڑا کر وحشیوں کو انسان بنانا چاہا۔پھر اخلاق فاضلہ اور طہارت باطنی کے احکام سکھلا کر انسانوں کو مہذب انسان بنایا اور پھر محبت اور فنافی اللہ کے باریک دقائق تک پہنچا کر مہذّب انسانوں کو باخدا انسان بنا دیا۔ اور پھریہ سب کچھ کر کے فرمادیا۔اعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا(الحدید:18)یعنی جان لو کہ خدا نے زمین کو مرنے کے بعد پھر زندہ کیا۔

سو خدا کا کلام حکمت کے طریقوں سے انسان کو ترقی کے منار تک پہنچاتا ہے۔ وہ اس سے شرم نہیں کرتا کہ انسان کو جو انسانیت سے گرا ہوا ہے ظاہری ناپاکیوں سے بھی چھڑائے جیسا کہ وہ باطنی ناپاکیوں سے چھڑاتا ہے اُس نے اپنی پاک کلام میں انسانوں کو دونوں قسم کی پاکیزگی کی طرف ترغیب دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ(البقرة:223)یعنی خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اُن کو بھی دوست رکھتا ہے جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔سو توّابین کے لفظ سے خدا تعالیٰ نے باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی اور متطھّرین کے لفظ سے ظاہری طہارت اور پاکیزگی کی ترغیب دی۔ اور اس آیت سے یہ مطلب نہیں کہ صرف ایسے شخص کو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ جو محض ظاہری پاکیزگی کا پابند ہو بلکہ توّابین کے لفظ کو ساتھ ملا کر بیان فرمایا تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے اکمل اور اتم محبت جس سے قیامت میں نجات ہو گی اسی سے وابستہ ہے کہ انسان علاوہ ظاہری پاکیزگی کے خدا تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرے۔ لیکن محض ظاہری پاکیزگی کی رعایت رکھنے والا دنیا میں اس رعایت کا فائدہ صرف اس قدر اٹھا سکتا ہے کہ بہت سے جسمانی امراض سے محفوظ رہے۔ اور اگرچہ وہ خدا تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی محبت کا نتیجہ نہیں دیکھ سکتا ۔مگر چونکہ اُس نے تھوڑا سا کام خدا تعالیٰ کی منشاکے موافق کیا ہے یعنی اپنے گھر اور بدن اور کپڑوں کو ناپاکیوں سے پاک رکھا ہے اس لئے اس قدر نتیجہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ بعض جسمانی بلاؤں سے بچا لیا جائے بجز اُس صورت کے کہ وہ کثرت گناہوں کی وجہ سے سزا کے لائق ٹھہر گیا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے لئے یہ حالت بھی خدا تعالیٰ میسر نہیں کرے گا کہ وہ ظاہری پاکیزگی کو کماحقّہٗ بجا لاکر اس کے نتائج سے فائدہ اُٹھا سکے۔

غرض بموجب وعدہ الٰہی کے محبت کے لفظ میں سے ایک خفیف اور ادنیٰ سے حصہ کا وارث وہ دشمن بھی اپنی دنیا کی زندگی میں ہو جاتا ہے جو ظاہری پاکیزگی کے لئے کوشش کرتا ہو۔ جیسا کہ تجربہ کے رُو سے یہ مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے اور اپنی بدر روؤں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اوراپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بدبُو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں پس گویا وہ اس طرح پر يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ کے وعدہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پروا نہیں رکھتے آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں اور خطرناک بیماریاں اُن کو آپکڑتی ہیں۔

اگر قرآن کو غور سے پڑھو تو تمہیں معلوم ہو گا کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا رحم نے یہی چاہا ہے کہ انسان باطنی

پاکیزگی اختیار کر کے رُوحانی عذاب سے نجات پاوے اور ظاہری پاکیزگی اختیار کر کے دنیا کے جہنم سے بچا رہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے اور اس سلسلہ کو قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک بیان فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ مثلاً یہی آیت اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ (البقرة: 223) صاف بتلا رہی ہے کہ توّابین سے مراد وہ لوگ ہیں جو باطنی پاکیزگی کے لئے کوشش کرتے ہیں اور مُتَطَھِّرِیۡنَ سے وہ لوگ مراد ہیں جو ظاہری اور جسمانی پاکیزگی کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسری جگہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا(المؤمنون: 52) یعنی پاک چیزیں کھاؤ اور پاک عمل کرو۔ اس آیت میں حکم جسمانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے کُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ کا ارشاد ہے۔ اور دوسرا حکم روحانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا کا ارشاد ہے اور ان دونوں کے مقابلہ سے ہمیں یہ دلیل ملتی ہے کہ بدکاروں کے لئے عالمِ آخرت کی سزا ضروری ہے۔ کیونکہ جب کہ ہم دنیا میں جسمانی پاکیزگی کے قواعد کو ترک کر کے فی الفور کسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ امر بھی یقینی ہے کہ اگر ہم رُوحانی پاکیزگی کے اصول کو ترک کریں گے تو اسی طرح موت کے بعد بھی کوئی عذاب ضرور ہم پر وارد ہو گا۔ جو وباء کی طرح ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہو گا۔

چنانچہ یہی طاعون اس بات کی گواہ ہے کہ جن جن شہروں اور گھروں میں جسمانی پاکیزگی کی ایسی رعایت نہیں کی گئی جیسی کہ چاہیئے تھی آخر وبا نے اُن کو پکڑ لیا۔ اگرچہ یہ عفو نتی اجرام کم و بیش ہر وقت موجود تھے لیکن وہ اندازہ غلیان سمیّت کا پہلے دنوں میں اکٹھا نہیں تھا۔ اور بعد میں اور اسباب کے ذریعہ سے پیدا ہو گیا۔ یہ کس قدر مشکل بات ہے کہ جب کہ ہم جسمانی ناپاکی اور عفونتِ مہلکہ کا کوئی اندازہ قائم نہیں کر سکتے جب تک وہ خود ہم پر وارد نہ ہو جائے پس کیونکر روحانی سمیّت کا ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کب اور کس وقت ہمیں ہلاک کر سکتی ہے۔ لہٰذا ہمیں لازم ہے کہ لاپروائی اور غفلت سے زندگی بسر نہ کریں اور دُعا میں لگے رہیں۔ خدا سے اُس کا فضل مانگنا اور دُعامیں لگے رہنا اِس سے بہتر اور کوئی طریق نہیں۔ یہی ایک راہ ہے جو نہایت ضروری اور واجب طریق ہے۔ اسی وجہ سے قرآن شریف میں عذاب سے بچنے کے لئے دعا ہی ہمیں سکھائی گئی ہے۔ اور وہ دعا سورۃ فاتحہ کی دعا ہے جو پنج وقت نماز میں پڑھی جاتی ہے یہ دونوں قسم کے عذابوں سے بچنے کے لئے دعا ہے۔ کیونکہ آخری فقرہ دعا کا یہ ہے کہ ”یا الٰہی اُن لوگوں کی راہ سے بچا جن میں طاعون پھوٹی تھی۔“ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا اِس لئے ہے کہ تا ہم دنیا کے جہنم اور آخرت کے جہنم دونوں سے بچائے جائیں۔ لہٰذا میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص یہ دُعا یعنی سورۂ فاتحہ دفع طاعون کے لئے اخلاص سے نماز میں پڑھتا رہے تو خدا اُس کو اس بلا سے اور اِس کے بد نتائج سے بچائے گا۔“

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ نمبر 336 تا 339)

”کفارہ کچھ چیز نہیں ۔بلکہ جیسا کہ ہم اپنے جسمانی بدطریقوں سے وباء کو اپنے پر لے آتے ہیں ۔اور پھر حفظِ صحت کے قواعد کی پابندی سے اس سے نجات پاتے ہیں ۔یہی قانون قدرت ہمارے روحانی عذاب اور نجات سے وابستہ ہے ۔“

(ایام الصلح ،روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 338 حاشیہ)

حفظ صحت کے قواعد کی پابندی سے ان وباؤں سے کسی قدر محفوظ رہا جا سکتا ہے لیکن اصل چیز اس مسبب الاسباب کی طرف رجوع کرنا ہے ۔اس سے دعا کرنا ہے۔ التجا کرنی ہے ۔باقی تمام علوم باقی تمام اسباب ظنیات پر مبنی ہوتے ہیں لیکن قطعی اور یقینی بات یہ ہے کہ وہ خالق کل کائنات ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”قانونِ قدرت ہی بتلا رہا ہے کہ علمِ طب ظنّی ہے اور تمام تدابیر اور معالجات بھی ظنّی تو اس صورت میں کس قدر بد نصیبی ہے کہ ایسے ظنّیات پر بھروسہ کر کے مبدءِ فیض اور رحمت سے بذریعہ دُعا طلبِ فضل نہ کیا جائے۔

دُعا سے ہم کیا چاہتے ہیں؟ یہی تو چاہتے ہیں کہ وہ عالم الغیب جس کو اصل حقیقت مرض کی بھی معلوم ہے اور دوا بھی معلوم ہے وہ ہماری دستگیری فرماوے اور چاہے تو وہ دوائیں ہمارے لئے میسر کرے جو نافع ہوں اور یا اپنے فضل اور کرم سے وہ دن ہی ہم کو نہ دکھلاوے کہ ہمیں دواؤں اور طبیبوں کی حاجت پڑے۔ کیا اِس میں شک ہے کہ ایک اعلیٰ ذات تمام طاقتوں والی موجود ہے جس کے ارادہ اور حکم سے ہم جیتے اور مرتے ہیں۔ اور جس طرف اس کا ارادہ جھکتا ہے تمام نظام زمین اور آسمان کا اسی طرف جھک جاتا ہے۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ کسی ملک کی حالت صحت کسی وقت عمدہ ہو تو ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے پانی اُس ملک کا ہر ایک عفونت سے محفوظ رہے اور ہوا میں کوئی تغیّر غیر طبعی پیدا نہ ہو اور غذائیں صالحہ میسر آویں اور دوسرے تمام مخفی اسباب کیا ارضی اور کیا سماوی جو مضر صحت ہیں ظہور اور بروز نہ کریں اور اگر وہ کسی ملک کے لئے وبا اور موت کو چاہتا ہے تو وباء کے پیدا کرنے والے اسباب پیدا کر دیتا ہے کیونکہ تمام ملکوت السماوات والارض اُسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر ایک ذرّہ دوا اور غذا اور اجرام اجسام کا اُس کی آواز سُنتا ہے یہ نہیں کہ وہ دنیا کو پیدا کر کے معطّل اور بے اختیار کی طرح الگ ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ اب بھی وہ دنیا کا خالق ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ چند سال میں ہمارے جسم کے پہلے اجزا تحلیل پا جاتے ہیں اور دوسرے اجزا اُن کی جگہ آجاتے ہیں۔

سو یہ سلسلہ خَلق اور آفرینش ہے جو برابر جاری رہتا ہے ایک عالم فنا پذیر ہوتا ہے اور دوسرا عالم اُس کی جگہ پکڑتا ہے۔ ایسا ہی ہمارا خدا قیّومُ العَالَم بھی ہے جس کے سہارے سے ہر ایک چیز کی بقا ہے۔ یہ نہیں کہ اُس نے کسی رُوح اور جسم کو پیدا نہیں کیا یا پیدا کر کے الگ ہو گیا بلکہ وہ فی الواقع ہر ایک جان کی جان ہے اور ہر ایک موجود محض اس سے فیض پا کر قائم رہ سکتا ہے اور فیض پا کر ابدی زندگی حاصل کر تا ہے جیسا کہ ہم بغیر اس کے جی نہیں سکتے ایسا ہی بغیر اس کے ہمارا وجود بھی پیدا نہیں ہوا۔ پس جب کہ وہ ایسا خدا ہے کہ ہماری حیات اور زندگی اُسی کے ہاتھ میں ہے اور اُسی کے حکم سے ہمارے وجود کے ذرّات ملتے اور علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں تو پھر اُس کے مقابل پر یہ کہنا کہ بغیر اُس کی امداد اور فضل کے ہم محض اپنی تدبیروں پر بھروسہ کر کے جی سکتے ہیں کس قدر فاش غلطی ہے۔ نہیں بلکہ ہماری تدبیریں بھی اُسی کی طرف سے آتی ہیں۔ ہمارے ذہنوں میں تبھی روشنی پید اہوتی ہے جب وہ بخشتا ہے۔ پانی اور ہوا پر بھی ہمارا تصرف نہیں۔ بہت سے اسباب ہیں جو ہمارے اختیار سے باہر اور صرف قبضۂ قدرت خدائے تعالیٰ میں ہیں جو ہماری صحت یا عدم صحت پر بڑا اثر ڈالنے والے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتاہے تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ (البقرة:165) یعنی ہواؤں اور بادلوں کو پھیرنا یہ خدا تعالیٰ کا ہی کام ہے اور اس میں عقل مندوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے اختیارِ کامل کا پتہ لگتا ہے اور یہ پھیرنا دو قسم پر ہے ۔

ایک ظاہری طور پراور وہ یہ ہے کہ ہواؤں اور بادلوں کو ایک جہت سے دوسری جہت کی طرف اور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف پھیرا جائے۔

دوسری قسم پھیرنے کی باطنی طور پر ہے اور وہ یہ کہ ہواؤں اور بادلوں میں ایک کیفیت تریاقی یا سمّی پیدا کر دی جائے تا موجب امن و آسائشِ خلق ہوں یا امراضِ وبائیہ کا موجب ٹھہریں۔

سو ان دونوں قسموں کے پھیرنے میں انسان کا دخل نہیں اور بکلّی انسانی طاقت سے باہر ہیں۔ اور بایں ہمہ ایک یہ مشکل بھی پیش ہے کہ ہماری صحت یا عدم صحت کا مدار صرف اِن ہی دوچیزوں پر نہیں بلکہ ہزا ر در ہزار اسباب ارضی و سماوی اَور بھی ہیں جو دقیق در دقیق اور انسان کی فکر اور نظر سے مخفی ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ تمام اسباب اُس کی جدوجہد سے پیدا ہو سکتے ہیں۔

پس اِس میں کیا شک ہے کہ انسان کو اس خدا کی طرف رجوع کرنے کی حاجت ہے جس کے ہاتھ میں یہ تمام اسباب اور اسباب در اسباب ہیں۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں میں نیک انسان اور بد انسان میں فرق کیا گیا ہے اور اُن کے جُدا جُدا مقام ٹھہرائے ہیں اِسی طرح خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں ان دو انسانوں میں بھی فرق ہے جن میں سے ایک خداتعالیٰ کو چشمہءِ فیض سمجھ کر بذریعہ حالی اور قالی دُعاؤں کے اس سے قوت اورامداد مانگتا اوردوسرا صرف اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کرکے دُعا کو قابل مضحکہ سمجھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور متکبّرانہ حالت میں رہتا ہے۔ جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دُعا کرتا اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دُعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اَور قسم کی تسلّی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایما نی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے لیکن جو شخص دُعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف مُنہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور ا ندھا مرتا ہے اور ہماری اس تقریر میں اُن نادانوں کا جواب کافی طو رپر ہے جو اپنی نظرِ خطاکار کی وجہ سے یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دُعا میں فنا ہوتے ہیں پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے اور نامراد مرتے ہیں اور بمقابل ان کے ایک اَور شخص ہوتا ہے کہ نہ دُعا کا قائل نہ خدا کا قائل وہ اُن پر فتح پاتا ہے اور بڑی بڑی کامیابیاں اُس کو حاصل ہوتی ہیں۔

سو جیسا کہ ابھی میں نے اشارہ کیا ہے اصل مطلب دُعا سے اطمینان اور تسلّی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے اور یہ ہر گز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اُسی امر میں میسّر آسکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دُعا چاہتے ہیں بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امرمیں ہے وہ کامل دُعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے جو شخص رُوح کی سچائی سے دُعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دُعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پرحاصل نہیں ہو سکتی۔

سو اسی کا نام حقیقی مراد یابی ہے جو آخر دُعا کرنے والوں کو ملتی ہے اور اُن کی آفات کا خاتمہ بڑی خوشحالی کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر اطمینان اور سچی خوشحالی حاصل نہیں ہوئی تو ہماری کامیابی بھی ہمارے لئے ایک دُکھ ہے۔ سو یہ اطمینان اور رُوح کی سچی خوشحالی تدابیر سے ہر گز نہیں ملتی بلکہ محض دُعا سے ملتی ہے۔ مگر جو لوگ خاتمہ پر نظر نہیں رکھتے وہ ایک ظاہری مرادیابی یا نامرادی کو دیکھ کر مدارِ فیصلہ اسی کو ٹھہرادیتے ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ خاتمہ بالخیر اُن ہی کا

ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے اور دُعا میں مشغول ہوتے ہیں اور وہی بذریعہ حقیقی اور مبارک خوشحالی کے سچی مراد یابی کی دولتِ عظمیٰ پاتے ہیں۔

(ایام الصلح،روحانی خزائن جلد نمبر 14صفحہ235تا238)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام وبائی امراض کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

"بیماری وبائی کا بھی خیال تھا۔اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جاوے

یَاحَفِیظُ یَا عَزِیزُ یَا رَفِیقُ

رفیق خداتعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے بیشتر اسماء باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 426،427)

پاک وجودوں کی موجودگی اور ان سے وابستگی بھی امن مہیا کرتی ہے ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"درحقیقت خدائے تعالیٰ کا پاک قانون قدرت یہی ہے کہ یہ تمام امور مقبولوں کے ہی اثر وجود سے ہوتے ہیں اور ان کے انفاس پاک سے اور ان کی برکت سے دنیا میں امن رہتا ہے اور وبائیں دور ہوتی ہیں اور فساد مٹائے جاتے ہیں اور انہیں کی برکت سے دنیا دار لوگ اپنی تدابیر میں کامیاب ہوتے اور انہیں کی برکت سے چاند نکلتا اور سورج چمکتا ہے وہ دنیا کے نور ہیں جب تک وہ اپنے وجود نوعی کے لحاظ سے دنیا میں ہیں دنیا منور ہے اور ان کے وجود نوعی کے خاتمہ کے ساتھ ہی دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ حقیقی آفتاب وماہتاب دنیا کے وہی ہیں ۔"

(آسمانی فیصلہ،روحانی خزائن جلد نمبر 4صفحہ 328،329)

******

بقیہ از صفحہ 4 ۔ چارایمان افروز واقعات

"حضرت مولوی سرور شاہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی اور جماعت احمدیہ کے ایک جید عالم تھے فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ مردان کا ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اولؓ کی طب کا شہرہ سن کر آپ سے علاج کرانے کی غرض سے قادیان آیا۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سخت ترین دشمن تھا اور بمشکل قادیان آنے پر رضامند ہوا تھااور اس نے قادیان آ کر اپنی رہائش کے لئے مکان بھی احمدی محلہ سے باہر لیا ۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے علاج سے اسے خدا کے فضل سے افاقہ ہوگیا اور وہ اپنے وطن واپس جانے کے لئے تیار ہوا تو اس کے ایک احمدی دوست نے اسے کہا کہ تم نے حضرت مسیح موعود کو تودیکھنا پسند نہیں کیا مگر ہماری مسجد تو دیکھتے جاؤ۔ وہ اس بات کے لئے رضامند ہوگیا مگر یہ شرط رکھی کہ مجھے ایسے وقت میں مسجد دکھاؤ جب مرزا صاحب مسجد میں نہ ہوں چنانچہ یہ صاحب اسے ایسے وقت میں قادیان کی مسجد مبارک دکھانے کے لئے لے گئے جب نماز کا وقت نہیں تھا اور مسجد خالی تھی ۔ مگر قدرت خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اِدھر یہ شخص مسجد میں داخل ہوا اور اُدھر حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور کسی کام کے تعلق میں اچانک مسجد میں تشریف لے آئے۔ جب اس شخص کی نظر حضرت مسیح موعودؑ پر پڑی تو وہ حضور کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی بے تاب ہوکر حضور کے قدموں میں آگرا اور اسی وقت بیعت کر لی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول روایت:73)

حق تو یہ ہے کہ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک عارفانہ شعر میں فرمایا ہے :

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

*****

منیراحمد۔امریکہ

کورونا وائرس اور جماعت احمدیہ امریکہ

COVID-19 کرونا وائرس امریکہ میں بھی ایک عظیم بلا بن کر نازل ہوچکی ہے جس کے دن بدن اثرات کئی کئی گنا ہوتے نظر آرہے ہیں اور تقریباً ہر اسٹیٹ میں اس بیماری کی شدّت اور تباہ کاریاں جاری ہیں۔ تمام معمولاتِ زندگی معطل ہو کر رہ گئے ہیں سڑکوں پر ہو کا عالم ہے لوگ گھروں میں دبکے بیٹھے ہیں۔ ایک لحاظ سے سب سے زیادہ متاثر معصوم بچے ہیں جو پوری طرح سمجھ نہیں پا رہے کہ اُن کے ساتھ ہو کیا رہاہے۔امریکہ میں بھی سارے سکول لمبے عرصہ کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔ مگر طلباء کو تعلیمی نقصان سے بچانے کے لئے "ہوم سکولنگ" کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہر طالبعلم کو لیپ ٹاپ دیا جارہا ہے جس پر انٹرنیٹ کی محدود رسائی دی گئی ہے جو صرف درس و تدریس ہی سے متعلق ہے۔ اس لیپ ٹاپ میں متعلقہ کلاس کی جملہ کتابیں اور کورس لوڈ کر دیے گئے ہیں اور بچوں کی کلاسیں اس لیپ ٹاپ کی مدد سے اساتذہ اپنے اپنے گھروں سے ویڈیو کانفرنس کال کے ذریعہ لیتے ہیں۔ اور ایک طرح سکول کا ہی ماحول بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ تقریباً ہر سکول بورڈ کی طرف سے طلباء کو کلاسز کے کورس ہوم ورک کے طور پر دے دیئے گئے ہیں، جو والدین بچوں کو گھروں میں کروانے کی کوشش میں ہیں۔ اگر سکول کے ہوم ورک کروانے میں والدین کو مشکل پیش آئے تو اُن کی Online مدد کی جاتی ہے۔ کینیڈا میں بھی ایسا ہی انتظام کیا گیا ہے۔ کنیڈین حکومت نے بہت تندہی کے ساتھ کورونا وائرس کا مقابلہ کرنے کے انتظامات کئیے ہیں۔ امریکہ کی نسبت کینیڈا میں زیادہ سنجیدگی کے ساتھ سارے صوبوں کی حکومتیں مرکزی حکومت کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔ لوگ بھی پوری طرح تعاون کر رہے ہیں اور گھروں تک اپنے آپ کو محدود کیا ہوا ہے۔ کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کی اہلیہ میں ٹیسٹ کے بعد کورونا وائرس کے اثرات پائے گئے تھے اُنہوں نے گزشتہ ایک ہفتے سے اپنے آپ کو گھر کے ہی ایک حصہ میں قرنطینہ میں الگ کیا ہوا ہے۔ جبکہ وزیراعظم نے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو چھوٹے بچوں کے ساتھ گھر کے دوسرے حصہ میں قرنطینہ میں رکھ کر بند کیا ہوا ہے۔ اور باہر کی دنیا سے بالکل کٹ کر ویڈیو آڈیو طریق سے Online پورے ملک کی نگرانی کر رہے ہیں اور کار سرکار میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وزیر اعظم کینیڈا کے ساتھ چونکہ ان کے چھوٹے بچے بھی قرنطینہ میں ہیں اس لئے وزیراعظم خود ہی بچوں کو روزانہ نہلاتے اور کپڑے پہناتے اُن کو کھانا کھلاتے ہیں۔ نیز بچوں کو تعلیم بھی مذکورہ بالا طریق سے Online دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ سب میرے کارِسرکار اور ذمہ داریوں میں ہرگز مخل نہیں ہیں۔ امریکہ کا نظام پچاس ریاستوں پر مشتمل ہے جیسے صوبائی بھی آپ کہہ سکتے ہیں مگر صوبائی نظام حکومت میں صوبے کا اعلیٰ ترین حکمران وزیراعلیٰ ہوتا مگر یہاں ریاستی نظام میں سربراہِ اعلیٰ منتخب گورنر ہوتا ہے جن کو ریاست میں پوری آزادی حاصل ہے پھر ہر شہر کے مئیر کو تو اپنی کونسل کے ساتھ مل کر ہر طرح کے عملی اختیارات ہوتے ہیں۔ اُن میں کوئی حاکمِ بالا ذرہ برابر بھی مداخلت نہیں کرسکتا، مگر ملک کی مرکزی نظام حکومت کے ذرائع چونکہ بہت زیادہ ہیں اس لئے ایمرجنسی کے وقت مرکزی حکومت مدد کے لئے آگے آتی ہے۔ اس کورونا وائرس کی ایمرجنسی میں ساری ریاستوں کے گورنر پوری جدوجہد کر کے اپنی اپنی ریاست میں کرونا وائرس کے خاتمہ اور اس کے بچاؤ کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔ مگر مرکز میں صدر ٹرمپ کی حکومت ہے۔ صدر ٹرمپ عجیب اور مختلف طبعیت رکھتے ہیں۔ ریاستی گورنر اس بات سے شاکی ہیں کہ صدر ٹرمپ لوگوں کے لئے اُن کی پوری طرح مدد کرنے کی بجائے بزنس کے نظریہ سے ہر چیز کو دیکھ کر مالی اور سیاسی نفع نقصان کا سوچتے ہیں۔ اس وقت تک صدر ٹرمپ کا موقف ہے کہ کرونا وائرس مسئلہ تو ہے مگر اتنا بڑا نہیں جتنا میڈیا اس کو پھیلا رہا ہے حالانکہ ہسپتالوں اور محکمہ صحت کے اعداد وشمار تشویش کنؕ ہیں مگر صدر ٹرمپ کہتے ہیں کہ اس کورونا وائرس کے خلاف ہم جنگ جیت رہے ہیں اس سے زیادہ ہر سال لوگ ٹریفک کے حادثات میں مر جاتے ہیں، گو کہ حقیقت یہ ہے کہ ایسی صورت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے امریکہ اس جنگ کے نتیجے میں شاید سب سے پیچھے رہ جائے، نیک اور صالح لیڈر کا ہونا خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ صدر ٹرمپ کے اپنے سائنسدان اور حکومت میں شامل اعلیٰ عہدیداران اور محکمہ صحت کے اہلکار اُن سے اتفاق نہیں کرتے اورنہ ریاستوں کے گورنر اور نچلی سطح کی حکومتیں صدر ٹرمپ کے نظریہ سے اتفاق کرتیں ہیں۔ عوام الناس اپنی اپنی مقامی اور صوبائی ریاستوں کے ساتھ متفق ہیں اور اُن کے احکامات کے مطابق اپنے آپ کو گھروں میں محدود کئے ہوئے ہیں اور ہدایات پر پوری طرح عمل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہمیشہ کی طرح اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایّدہ اللہ کی جانب سے جاری ہدایات پر دل و جان سے عمل کر رہی ہے۔ امیر صاحب امریکہ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد کرونا وائرس کے نتیجے میں لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہونے والی صورت حال میں ہمہ تن رہنمائی فرمارہے ہیں۔ اور ہر شہر کی صورت حال اُن کی نگاہ میں ہے اور حسب حال ہدایات دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ امریکہ کا شعبہ امور عامہ بھی امیر صاحب کی ہدایات کی روشنی میں سرگرم عمل ہے، ہر جماعت کو ہدایات اُن کے ذریعہ بروقت پہنچ رہی ہیں اور ہر طرح کی پیش بندی کی کوشش کی جارہی ہے۔ دیکھا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ اس لحاظ سے دنیا میں جماعت احمدیہ سب سے مطمئن ترین جماعت ہے جو اپنے امامِ ہمام کی ہدایات کی روشنی میں دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جُھکی ہوئی اور مصروفِ کار ہے۔ امریکہ میں ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری امور عامہ اپنے اپنے دائرہ میں لوگوں کو خود فون کر کے پتہ کرتے ہیں کہ کسی چیز کی گھر میں ضرورت ہو تو اُنہیں اطلاع دی جائے۔ مقامی سطح پر اس مؤثرنظام کو چلانے والے ہر جماعت کے پریزیڈنٹ اور اُن کے جنرل سیکرٹری اور عاملہ ممبران ہیں جو کمیونٹی کی ہر ضرورت پر نظر رکھ کر پورا کر رہے ہیں۔ الحمدُللّٰہ جہاں تک دیگر رفاحی کاموں کا تعلق ہے جماعت احمدیہ امریکہ کے مختلف ادارہ جات اور شعبہ جات بھی اپنے اپنے دائرہ عمل اور مرکزی ہدایات کی روشنی میں پوری طرح امدادی جدوجہد میں مصروفِ عمل ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے ہر شہر میں بلا تفریق رنگ و نسل اور مذہب، ضرورت مند گھروں میں محدود ہوئےلوگوں کی مدد کرنے کے لئے مقامی سطح پر والنٹیرز مہیا کئے ہوئے ہیں جو کالیں کر کے لوگوں کو پوچھتے ہیں کہ اگر اُن کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو اُن سے رابطہ کریں۔ اِسی طرح مجلس انصاراللہ امریکہ کے مقامی عہدے داران بھی بوڑھوں اور مریضوں کی مدد کے لئے اپنے آپ کو پیش کئے ہوئے ہیں۔ جو کالیں کرکے پوچھتے ہیں کہ کسی کو کھانے یا دوائی یا کسی قسم کی اور مدد کی ضرورت ہو تو اُنہیں مطلع کریں۔ اُن کا فوکس بوڑھوں اور بیماروں کی طرف زیادہ ہے۔ کیونکہ یہی طبقہ اس وقت سب سے زیادہ خطرے کی حالت میں ہے۔ جماعت کی ذیلی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ امریکہ نے بھی مقامی حکام سے مل کر ہر جگہ امدادی خدمات پیش کی ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کی کوششوں کو قبول فرما کر بہترین نتائج پیدا فرمائے جس سے لوگوں کو جلد از جلد آرام کا سانس لینے کا موقع ملے اور اپنے پیدا کرنے والے خالق اور مالک خدا کی طرف سب جھک جائیں۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا سے اس ہلاکت خیز دور کو جلد ختم فرمائے۔ آمین۔

******

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

محمد اظہار احمد راجہ۔برکینا فاسو

جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی کتابی میلہ F.I.L.O میں شرکت

جماعت احمدیہ عالمگیر کو الحمدللہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام
”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“
کو پورا کرنے میں بھرپور خدمت کی توفیق عطا ہو رہی ہے یہ مقصد کہیں جامعات کے قیام اور مبلغین اور مربیان کی تیاری کے ذریعہ تو کہیں اسلام کی حقیقی تعلیمات بیان فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ بصورت آپ کے پیش کردہ لٹریچر کو ہر جگہ پہنچا کر حاصل کیا جا رہا ہے ۔اس بدلتے زمانہ میں بدلتے طریقوں کے ساتھ ساتھ جماعت کو خلافت احمدیہ کے زیر سایہ نت نئے تبلیغ کے طریق اور راہیں اپنانے کی راہنمائی ہر آن میسر آتی رہتی ہے اسی لیے دنیا کے کسی بھی کونے میں کوئی بھی ایسا موقع میسر آتا ہے تو جماعت اس کو غنیمت جان کر اس میں بھرپور شمولیت کو یقینی بناتی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے خدا اس ادنیٰ سی کوشش میں ہی اتنی برکت ڈال دیتا ہے کہ ایک کثیر التعداد عوام تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کا ایک سبب بن جاتا ہے اور پھر سعید روحوں کو قبولیت حق کی توفیق بھی عطا ہو جاتی ہے ۔

FOIRE INTERNATIONALE DU LIVRE DE OUAGADOUGOU

کتابی میلہ یعنی F.I.L.O کا پندرہواں ایڈیشن امسال 21 تا 24 نومبر2019ء جو برکینا فاسو کے دارالحکومت آواگا ڈوگو میں منعقد ہوا امسال اس کا عنوان

literature and the promotion of peace and security

تھا ۔جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو اس میلہ میں ایک عرصہ سے بک سٹال لگانے کی توفیق مل رہی ہےاس لیے اب تو انتظامیہ بھی نام سے جان گئی ہے اور بروقت ہی رابطہ کر کے ایک اچھی جگہ پر بڑا سٹال بک کروانے کے لیے یاد دہانی کروا دیتی ہے ۔اسی وجہ سے امسال جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو بالکل سامنے اور ایک نسبتاً بڑا سٹال میسر آ گیا یہ ایک بہترین جگہ تھی کیونکہ v.i p مہمانان کے داخل ہونے اور نکلنے کے راستہ کی دائیں طرف ان کے لیےv.i.p انتظار گاہوں کا انتظام تھا جبکہ اس کے بالکل سامنے پہلا سٹال جماعت احمدیہ برکینا فاسو کا تھا جس کو کونے پر واقع ہونے کی وجہ سے ایک اور یہ بھی فائدہ تھا کہ یہ دو طرفہ راستوں کے بالکل وسط میں پڑتا تھا ،اور ہر گزرنے والے کی توجہ کا مرکز بنتا تھا۔

جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے سٹال کے سامنے والے حصہ کو لکڑی کے فریم جوڑ کر دیدہ زیب طریقہ سے ایک خوبصورت فرنٹ دیا گیا تھا اور اس کتابی میلہ کے عنوان ”امن“ کے عین مطابق اس فرنٹ کو کور کرنے کے لیے ڈیزائن کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معرکۃ الآراء کتاب عالمی بحران اور امن کی راہ کا ٹائیٹل ڈیزائن بغیر کسی تبدیلی کے فلیکس پر بڑے سائز میں پرنٹ کر کے لگایا گیا تھا جوکہ نہ صرف موضوع سے انصاف کرتا تھا بلکہ سٹال کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہاتھا۔ابھی جب سٹال تیاری کے مراحل میں ہی تھا تو انتظامیہ کے کارکنان چیکنگ کے لیے بار بار آتے تھے جب وہ جماعت کے سٹال کے سامنے سے گزرے تو اسی کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ یہ میلہ کے عنوان کے مطابق بہترین موضوع اور ڈیزائن تیار کیا گیا ہے ۔

اس سٹال کو جیسا کہ دو طرفہ راستہ لگتا تھا اس لیے سٹال کو اس طرح ترتیب دیا گیا تھا کہ لوگ سٹال کےایک طرف سے اندر آ کر کتب کو کھول کر دیکھ اور پڑھ سکیں اور دوسری جانب سے بآسانی باہر جا سکیں۔ اس سٹال کی تقسیم ایسی کی گئی تھی کہ نصف حصہ میں جماعت کے شائع کردہ مختلف زبانوں میں تراجم قرآن مجید کی نمائش لگائی گئی تھی اور نصف حصہ میں بقیہ جماعت کا لٹریچر موجود تھا ۔یہ قرآن نمائش اور خصوصاً اس طرز پر کہ لوگ خود آ کر قرآن کو ہاتھ لگا کر دیکھ سکتے تھے لوگوں کے لیےایک اچنبھا تھی ۔

جرنل ازم کی ایک طالبہ سٹال پر آئیں اور مختلف سوالات پوچھنے لگیں جب ان کو جماعت کا تعارف اور جماعت کی خدمت قران کے بارہ میں بتاتے ہوئے ان کے ہاتھ میں قرآن دیا گیا تو وہ بہت ہچکچائیں اور کہنے لگیں کہ میں مسلمان نہیں ہوں اور مسلمان کسی غیر مسلم کو قرآن کو ہاتھ لگانے نہیں دیتے اس پر ان کو جب بتایا گیا کہ اگر ہاتھ کی ظاہری صفائی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اس پر وہ بہت حیران ہوئیں اور فرنچ ترجمہ قرآن کو کھول کر دیکھتی رہیں اورجماعت سے رابطہ رکھنے کے لیے معلومات لے کر گئیں کہ وہ آئندہ ضرور رابطہ میں رہیں گی۔

سٹال کے باہر کی طرف دونوں راستوں کو بھی بروئے کار لاتے ہوئے ان پر حضرت مسیح موعودؑ کی بڑے سائز کی تصاویر اور آپ کے اسلام کے امن پسند مذہب ہونے کے بارے میں ارشادات آویزاں کیے گئے تھے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ایک الہام ہواجو کہ تذکرہ میں درج ہے کہ

فتح کا نقارہ بجے دیکھ کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

بعینہ یہ تصویر خود ایک خلقت کو کھینچ کر لاتی تھی اور سکولوں کے بچے اور بچیاں بڑے شوق سے گروہ در گروہ اس تصویر کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی تصاویر بناتے تھے اور تحریرات کو پڑھتے تھے ۔

یہ کتابی میلہ چار دن تک جاری رہا ۔اس کی افتتاحی اور اختتامی تقریب کے موقع پرمہمانان کی کثرت اور زیادہ لوگوں سے رابطہ کرنے کے لیےمکرم و محترم محمود ناصر ثاقب امیر و مشنری انچارج برکینا فاسو خود اوران دنوں لندن سے آئے ہوئے ایک مہمان سابق صدر انصار اللہ یوکے مکرم چوہدری وسیم احمد کے علاوہ سٹال پر مختلف مبلغین اور لوکل مشنریز کی ڈیوٹیاں لگی ہوئی تھیں اس کے علاوہ جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے طلباء نے بھی اس میں بھرپور خدمت کی توفیق پائی جو کہ پمفلٹ اور فلائرز تقسیم کرتے اور دلچسپی لینے والے مہمانان کو سٹال تک لے کر آتے اور اس کا دورہ کرواتے اور جماعت کا تعارف کرواتے ۔

منسٹرز۔پارلیمنٹیریز،مقامی چیفس اور اعلیٰ حکومتی عہدیداروں کو جو کہ سٹال پر آ کر شوق کا اظہار کرتے ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب عالمی بحران اور امن کی راہ کا فرنچ ترجمہ بطور تحفہ کے بھی دی جاتی جس سے وہ ایک دیدہ زیب کتاب حاصل کر کے بہت خوش ہوتے ۔اس سٹال کے ذریعہ سے دو ہزار سے زائد پمفلٹ اور فلائرز تقسیم کیے گئے اور ایک بڑی تعداد میں فرنچ ترجمہ قرآن اور بقیہ جماعتی کتب بھی فروخت کی گئیں ۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی یہ ادنیٰ سی کاوش خداکے ہاں قبول ہو اور اس قسم اَن گنت مواقع ہمیں آئندہ بھی میسر آتے رہیں اور ہم اس سے بھر پور فائدہ حاصل کر کے تبلیغ کا یہ ذریعہ بھی موثر طور پر استعمال کرکے سعید روحوں کو کھینچ لانےکا موجب بن سکیں ۔آمین

سحر وافطار

مقام		وقت سحر	وقت افطار
2۔اپریل 2020ء			
مکہ مکرمہ		04:58	18:36
مدینہ منورہ		04:55	18:38
قادیان		04:52	18:48
ربوہ		04:33	18:31
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:37	19:38